سرکاری رپورٹ | اکیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 13 اکتوبر 2005ء بمطابق 9 رمضان المبارک 1426 ہجری بروز جمعرات۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	1
2	وقفہ سوالات۔	1
3	رخصت کی درخواستیں۔	24
4	مشترکہ تحریک التوا نمبر 6 منجانب جان محمد بلیدی۔	33
5	قرارداد نمبر 133 منجانب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔	37
6	قرارداد نمبر 148 منجانب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔	38
	سرکاری کارروائی	
7	آزادی اطلاعات کا مسودہ قانون مصدرہ 2005ء مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2005ء۔	39

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ 13 اکتوبر 2005 بمطابق ۱۰ صفر 1426 ہجری بوقت گیارہ بجکر پچاس منٹ زیر صدارت جناب الحاج جمال شاہ کاکڑ اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ منعقد ہوا

جناب اسپیکر۔ اسلام علیکم۔

تلاوت کلام پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسمِ اللہ الرّحمٰن الرّحِیم۔

یَا یُّھَاالذِینَ اٰمَنُو لَا تُلھِکُم اَموَالُکُم وَلَا اولَادِکُم عَن ذِکرِاللہِ وَمَن یّفعَل، ذٰالِکَ فَاُولٰکَ ھُمُ الخَسِرُون ☆ وَاَنفِقُومِنْ مَا رَزَقْنا کُم مِنَ قَبلَ اَیتحیا اَھَدَ کُمُ المَوُت فَیَقُولَ رّبِ لَو لَا اخَر تَنی اَلاَ اَجَلِ القَرِیبَ ☆ فَاَصد کَ وَعَکُم مِنَ الصَّالِھِین ☆

۔ صَدَق اللہُ العَظِیم۔

ترجمہ۔ اے ایمان والو تمھیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کردے۔ یعنی دین کو بھول کر دنیا میں منہمک مت ہو جاؤ۔ اور جو لوگ ایسا کریں گے تو وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ اور جو مال اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے خرچ کرو قبل اسکے کہ تم میں سے کسی کے موت کا وقت آجائے اور اُسوقت وہ کہنے لگے اے میرے رب مجھے اور تھوڑی دن کی مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقات خیرات دے دیتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ صدق اللہ العظیم۔

جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب کچکول علی صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔ مولانا عبدالواسع صاحب جدھر بھی ہیں وہ ہاؤس کے اندر آجائیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) سوال نمبر 813۔

جناب اسپیکر۔Question no. 813۔ مولانا عبدالواسع صاحب۔

جدھر بھی ہیں اگر میری آواز پہنچ رہی ہے تو وہ آجائیں۔ سوال نمبر 813۔ جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

☆813 جناب کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے PSDP سال 2002-2003 کے دوران روڈ اریگیشن اور P.H.E سیکٹر میں کل کتنی اسکیمات پر نظر ثانی REVISE کی گئی ہے۔

(ب) اگر جز و(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ بھی بتایا جائے کہ پہلے مرحلے میں اسٹیمیٹ تفصیلی کیوں نہیں بنائے گئے مکمل تفصیل دی جائے؟۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات

جواب موصول نہیں ہوا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ جواب سرے سے ہے ہی نہیں۔

مولانا عبدالواسع (وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات) بھائی وہ چیمبر والی بات پر غور کریں۔

جناب اسپیکر۔ نہیں نہیں آپ اس کا۔۔۔ آپ کے کوئی سوال کا جواب ابھی تک آیا نہیں ہے۔

مولانا عبدالواسع (وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات) یہ کس کا ہے؟

جناب اسپیکر۔ آپ کا ہے۔

مولانا عبدالواسع (وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات) نہیں یہ وزیر کھیل و ثقافت کا ہے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں نہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ نہیں نہیں واجہ آپ دیکھ لیں ناں سوال نمبر 813۔

جناب اسپیکر۔ Question no. 813 منصوبہ بندی و پلاننگ کا ہے پی اینڈ ڈی کا ہے۔

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں کچکول صاحب پی اینڈ ڈی کے جتنے بھی Question ہیں ان کو اگلے اجلاس کے لئے موخر کرتے ہیں۔ جواب کسی کا موصول نہیں ہوا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) جناب والا آپ کے چیمبر میں ہمیں۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ

مولانا صاحب ہمیں یقین دہانی کرویں اس کے لئے بھی اچھا نہیں۔ وہ ایک Senior Parliamentarian بھی ہے۔ اور ایک Senior Minister بھی ہے۔ وہ اس ڈیپارٹمنٹ کا انچارج بھی ہے۔ بہت پرانے سوالات ہیں تقریباً انہیں دس گیارہ مہینے ہوں گے۔ اور میں کہتا ہوں کہ میں زیادہ اس پر وہ نہیں کروں گا لیکن دوسری تاریخ میں یہ ضرور آ جائیں گے۔

جناب اسپیکر۔ ok۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) ہمیں یاددہانی کرادیں مولانا صاحب۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر میرے خیال میں دوستوں سے میری وہاں چیمبر میں بھی بات ہوئی کیونکہ یہ لوکل باڈیز الیکشن اور اس دو تین مہینے ہم کوئٹہ سے بالکل باہر تھے۔ تو اس وجہ سے اس کی کوئی۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر صاحب تقریباً چودہ پندرہ مہینے سے جو بھی پی اینڈ ڈی کے ہمارے Questions ہیں اُس پر کوئی بھی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ اگر ملا بھی ہے وہ آدھا جواب ہمیں ملا ہے۔ اگر ابھی مولانا صاحب نے ہمیں آج سوالات کے جوابات نہیں دیئے تو آئندہ اجلاس کے لئے پی اینڈ ڈی کے لئے پھر آپ وقت زیادہ رکھیں کیونکہ یہ پندرہ سولہ مہینے کے Questions ہیں اور گڑبڑ بھی سارا پی اینڈ ڈی میں ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

مولانا عبدالواسع۔ (سینئر وزیر) جناب اسپیکر اب میں اُن باتوں کو نہیں چھیڑنا چاہتا ہوں کیونکہ اگر میں کہوں گا کہ شاید اس کے ہر اجلاس میں کچھ اس طرح کے سوال بھی آئیں ہیں لیکن میں یہ دوستوں کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ تین مہینے جو ہم کوئٹہ سے باہر تھے اور مصروف تھے۔ یہ سارے فائل میرے پاس آئے تھے یہ دو تین دن میں آئے تھے یہ اسمبلی تک نہ پہنچ سکے۔ تو انشاء اللہ ان کے جتنے بھی سوالات ہیں آئندہ ان کو مکمل جوابات ملیں گے۔ اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کو اسی بنیاد پر اگر موخر کردیں تو بہتر ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے۔ Question no. 813, 814, 815, 980, 1011, 1014, 1015, 1029, 1030, 1031 کو اگلے اجلاس کیلئے موخر کیا جاتا ہے۔

☆814 جناب کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف)

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) روڈ سیکٹر جس کی SDP نمبر 0005 نمبر 0006 نمبر 0007 نمبر 0008 نمبر 0008 نمبر 0009 نمبر 0010 نمبر 0020 نمبر 0023 نمبر 0024 نمبر 0028 نمبر 0040 نمبر 0041 نمبر 0047 نمبر 0050 نمبر 0050 نمبر 0069 نمبر 0070 نمبر 0072 نمبر 0073 نمبر 0078 نمبر 0079 نمبر 0112 نمبر 0113 نمبر 0114 نمبر 0121 نمبر 0174 نمبر 0838 نمبر 0897 نمبر 0923 نمبر 0963 نمبر 964 نمبر 0986 نمبر 0988 نمبر 0989 نمبر 1000 نمبر 1014 نمبر 1015 نمبر 1027 نمبر 1097 نمبر 1099 نمبر 1103 نمبر 1105 نمبر 1117 نمبر 1157 نمبر 1183 نمبر 1184 نمبر 1881 نمبر 1210 نمبر 1212 کے تحت اسکیموں پر پیش رفت صفر (Zero) تک اور خرچ 19 فیصد دکھایا گیا ہے۔ اور ان اسکیمات کو جاری اسکیمات قرار دیا گیا ہے۔

(ب) جبکہ 20 فیصد سے کم خرچ کی جاری اسکیمات (On going Schames) کو یکسر بند کر دینا چاہیے تھا۔ اور اگر ان کی ضرورت پیش آتی تو جواز کے ساتھ نئی اسکیمات کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے تھا۔ جبکہ ایسا نہیں کیا گیا۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی فنی سطح پر تفصیل کے ساتھ وجوہات بیان کی جائیں؟۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

☆815 جناب کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف)

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ PSDP سال 05-2004 میں پی۔ڈی۔اے سیکٹر اسکیم نمبر 2004.0767 نمبر 2004.0769 پر صفحات نمبر 131 اور نمبر 2004.0915 کو بالترتیب 50 ملین، حفاظتی زرعی اراضی 35 ملین برائے کاریزات صفائی اور 187 ملین پنجاب ویلی ڈویلپمنٹ پروجیکٹس قلعہ سیف اللہ (UN ADENTIFY) بغیر نشاندہی منصوبوں کے لیے فنڈز کیوں مختص کیے گئے ہیں۔

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر PSDP میں منصوبے کا نام اور ضلع کا نام کی نشاندہی کرنا کیوں ضروری ہے۔ اگر منصوبے کا نام اور منصوبے کے ضلع کا نام ضروری ہے تو۔ مخصوص کردہ اضلاع کے منصوبوں کو نشاندہی سے مستثنیٰ کیوں قرار دیا جاتا ہے۔ اسکی پس پردہ محرکات بیان کی جائے؟۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

☆980 سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2003-2002، 2004-2003 اور 2005-2004 کے PSDP میں حامل نمبرات 0976، 0983، 1035، 835، 34۔884، 0041، 826، 827، 1155، 1157 اور 1153 ضلع قلعہ سیف اللہ کے اسکیمات کی منظوری کے وقت تخمینہ لاگت کو نظر انداز کرتے ہوئے یکمشت بنیاد پر فنڈ مختص کی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ فنڈ کو یکمشت کی ادائیگی کی وجوہات بتلائی جائے؟۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

☆1011 سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ PSDP میں مذکور کسی بھی منصوبہ کی تخمینہ لاگت میں اضافہ کرنے کی صورت میں مذکورہ منصوبہ کو دوبارہ از سر نو ٹینڈر کیا جاتا ہے؟۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کسی بھی منصوبہ کی تخمینہ لاگت میں کس قدر فیصد کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ نیز اب تک کل کتنے منصوبوں میں منصوبہ وار کس قدر اضافہ ہوا ہے؟۔ اور اضافہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟۔ تفصیل دی جائے؟۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

☆1014 سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

جنوری 2003 تا جون 2005 کے دوران محکمہ واسا میں گریڈ 1 تا 18 کل کس قدر ملازم تعینات کئے گئے ہیں تعینات کردہ ملازمین کے نام بمعہ ولدیت جائے سکونت تعلیمی کوائف اور تشہیر آسامی کی تفصیل دی جائے؟۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

☆1015 سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے محکمہ واسا میں پروجیکٹ ڈائریکٹر کی آسامی تخلیق کرنے کی منظوری دی ہے؟۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ آسامی کو اب تک مشتہر نہ کرانے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

☆1029 جناب عبدالمجید خان اچکزئی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2004-2005 کے PSDP میں اکثر سکیمات کے لئے مختص رقم نئی اسکیمات کے لئے جاری کر دیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو PSDP میں منظور شدہ اسکیمات نکال کر ان کی جگہ نئی اسکیمات کے لئے رقم جاری کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے؟۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

☆1030 جناب عبدالمجید خان اچکزئی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2003-2004 کی جاری بعض اسکیمات کو نکال دیا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ اسکیمات آبادی وزراعت کے لئے مطلوبہ معیار پر پورا اُترتی تھی۔ اگر جواب نفی میں ہے تو ان اسکیمات کو نکالنے کی وجوہات بتلائی جائے؟۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

☆1031 جناب عبدالمجید خان اچکزئی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 2003-2004 اور 2004-2005 کے دوران کچی بیگ، سریاب، پشتون آباد، پشتون باغ اور کلی عالم خان کے علاقوں میں کونسے ترقیاتی کام کس کے ذریعے پایہ تکمیل کو پہنچائے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ میں نے Question کیئے تھے اُن کا تو ذکر ہی نہیں کیا ہے اس بارے میں۔

جناب اسپیکر۔ جی پی اینڈ ڈی کے حوالے سے تھے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ جی ہاں پی اینڈ ڈی کے متعلق sir میں نے کیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر پچھلے اجلاس میں۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ شیخ صاحب ہمیں سیکرٹریٹ والے بتا رہے ہیں کہ وہ پندرہ دن پورے نہیں ہوئے تھے ابھی پہنچے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر پچھلے اجلاس میں Question آئے تھے۔۔۔۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ جناب چار مہینے پہلے پانچ مہینے پہلے جمع کرائے گئے تھے۔

جناب اسپیکر۔ ایک منٹ رحیم صاحب شیخ صاحب کو پہلے فارغ کر دیتے ہیں۔ جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ کوئی اندازاً چار پانچ مہینے پہلے جمع کرائے تھے۔

جناب اسپیکر۔ اچھا۔ ٹھیک ہے اب چیک کرا دیتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ میرے خیال میں پرانا اے سی ایس مجھ سے ناراض بھی اس سوال پر ہوا تھا۔

جناب اسپیکر۔ نہیں نہیں ایسا نہیں ہوا ہم وہ چیک کرکے آپ کو بتائیں گے ہم سیکرٹریٹ سے معلوم کرے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ ok۔ جی زیارتوال۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جون کے اجلاس میں Question آئے تھے اُن کے جواب نہیں تھے۔ اب اس اجلاس میں سرے سے وہ Question نہیں ہیں۔ یعنی اُس اجلاس میں آئے تھے کہ

جواب موصول نہیں ہوا ہے اب اس اجلاس میں جعفر خان صاحب کے تھے اور دوسرے تیسرے تھے۔ اس اجلاس میں وہ Question سرے سے ہی نہیں۔

جناب اسپیکر۔ یعنی کس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے تھے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ پی اینڈ ڈی کے حوالے سے۔

جناب اسپیکر۔ اچھا۔ اکمیں۔۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اگر آپ کو چاہیے میں آپ کو ریکارڈ لاکر دکھا سکتا ہوں اگلے دن اجلاس میں دکھا سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب آپ کا مسئلہ Note کر دیا گیا ہے ایک دو دن میں آپ کو جواب دیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ پڑے ہوئے ہیں جناب۔

جناب اسپیکر۔ دیں گے ہم چیک کریں گے ابھی میں نے ان کو ہدایت دی ہے۔ وہ آپ کو لکھ کر جواب دیں گے۔ مورخہ 10 اکتوبر 2005ء کے مؤخر شدہ کارروائی۔ جناب کچکول صاحب اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) جناب سوال نمبر 704۔

جناب اسپیکر۔ Question NO 704 منسٹر کون ہے اسکا۔

محمد یونس چنگیزی۔ (وزیر کھیل وثقافت) جی۔

☆704 جناب کچکول علی ایڈووکیٹ۔ (قائد حزب اختلاف)

کیا وزیر کھیل وثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے ضلع پنجگور کیلئے 44 لاکھ روپے برائے اسٹیڈیم منظور کئے تھے۔ جسکا ٹینڈر بھی ہو چکا ہے۔

(ب) اگر جز والف کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک اس پر عمل درآمد نہ ہونے کی کیا وجہ ہے تفصیل دی جائے؟۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل وثقافت)

مذکورہ سکیم وفاقی حکومت نے سال 4.97/2003-04 ملین کی لاگت سے منظور کیا گیا تھا۔ جو بعد میں محکمہ ہذا نے اس کام کیلئے بذریعہ ٹینڈر اخبارات میں دیئے تھے۔ چونکہ مذکورہ اسکیم کا ابھی تک وفاقی حکومت نے پیسے ریلیز نہیں کئے ہیں۔ اس لئے مذکورہ سکیم پر تا حال کام نہیں شروع ہوا ہے۔ محکمہ ہذا فنڈ ملتے ہی مذکورہ سکیم پر کام شروع کر دے گا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ (قائد حزب اختلاف) جناب اسپیکر صاحب ہماری جو حکومت کی کارکردگی ہے وفاقی حکومت نے پیسے دے دیئے تھے اسپورٹس کیلئے ہر ایک اضلاع کو تقریباً چالیس پچاس لاکھ کے لگ بھگ۔ پھر یہ ہوا کہ ہماری حکومت نے جو وہاں اُس کا جو منشا تھا اُن علاقوں میں اسپورٹس کے کمپلیکس وغیرہ تعمیر ہوئے۔ ہنجگور کا جو یہ چوالیس لاکھ روپے کا ٹینڈر بھی ہوا اخبار میں آیا۔ میں کہتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ بھی مسلم لیگ کا ہے یہاں بھی اسکا مخلوط حکومت ہے۔ اور ہمارے پسماندہ علاقوں میں ایک amount آتا ہے ٹینڈر ہوتا ہے اور وہ پیسے واپس جاتے ہیں اور اس سلسلے میں حکومت نے کوئی کارگزاری بھی نہیں کی ہے بس وہ بھی ۔۔۔ کم از کم یہ اُن سے correspondence کرتے۔ اُن سے رابطہ کر دیتے۔ حالانکہ میں نے چیف سیکرٹری سے بھی کہہ دیا ہے چیف منسٹر سے بھی کہہ دیا ہے منسٹر صاحب سے سیکرٹری سے۔

جناب اسپیکر۔ جی۔ محمد یونس چنگیزی صاحب۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل وثقافت) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے خیال میں جناب کچکول علی صاحب کو علم نہیں ہے تقریباً تین سو ملین فیڈرل گورنمنٹ نے تمام پاکستان کے لئے sanction کیا تھا۔ جس میں سے ہر ایک province کا پچھتر کروڑ روپے تقریباً ہر ایک province کو ملنا تھا۔ اُس میں سے اُنہوں نے جب ہم نے کہا کہ پچھتر کروڑ آپ کو ملیں گے تو ہمارا فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ یہ جھگڑا تھا کہ ہمیں تھوڑے سے پیسے زیادہ دیں چونکہ ہمیں کافی عرصے سے پیسے نہیں ملے ہیں فیڈرل سے۔ تو فیڈرل گورنمنٹ نے ہمیں ایک سو ملین کر دیا۔ اب ایک سو ملین جب کر دیا تو اُنہوں نے یہ ساتھ کہا کہ آپ لوگ ٹینڈر کر دیں ہم پیسے آپ کو Release کر دیں گے۔ مگر بیچ میں معلوم نہیں ہے

کہ فیڈرل گورنمنٹ میں کیا ہوا انہوں نے کہا کہ نہیں پہلے پانچ کروڑ روپے مجھے ملا تھا یہ ٹارٹن ٹریک بچھانے کیلئے اور ایک سوئمنگ پول بنانے کے لئے۔ اور ساتھ ہی تقریباً دس اسکیمز ہم نے دیئے تھے۔ یہ کسی نے ہمیں Release نہیں کیا۔ نہ کسی ڈسٹرکٹ کی طرف سے کوئی Release آیا ہے نہ کسی نے ہمیں Release کیا۔ میں نے بذاتِ خود یہ اسکیمز دیئے تھے فیڈرل گورنمنٹ کو کہ ہمیں یہ چیزیں چاہیئے فلاں فلاں جگہوں میں۔ اب جب انہوں نے پیسے کم کردیئے تو پیسے کم کرنے کے ساتھ انہوں نے کیا کیا ایک صرف خاران کا اور ایک پشین کا انہوں نے پیسے Release کیئے چھپن چھپن لاکھ روپے۔ اور باقی انہوں نے روک دیئے کہ ہم اگلے سال آپ کو دے دیں گے۔ ابھی اس سال انشاءاللہ مجھے یقین ہے کہ ہم یہ پیسے اُن سے لے لیں گے اور یہ کام شروع کردیں گے۔ ٹینڈر اسلئے ہم نے کیا تھا کہ انہوں نے خود کہا تھا کہ آپ ٹینڈر کردیں اُس کے بعد ہم آپ کو پیسے Release کریں گے۔ مگر جب ہم نے ٹینڈر کیا تو پھر پیسے انہوں نے روک لیے پیسے انہوں نے Release نہیں کیا۔ کیونکہ پاکستان اسپورٹس بورڈ کو پیسے نہیں ملے۔ اگر پاکستان اسپورٹس بورڈ کو پیسے ملتے تو یہ کام ہو جاتا۔ میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں خاص کر کچکول علی صاحب کو کہ میرے خود ذاتی کوشش ہے کہ Specially یہ جو مکران کا علاقہ ہے اس میں نہیں ہے۔ آواران میں میں نے ابھی بلوچستان گورنمنٹ سے پیسے لے کر آواران میں میں نے ایک اسٹیڈیم تعمیر کیا۔ حالانکہ آواران میں بھی اتنے players نہیں ہیں۔ مگر اُس کے باوجود ہم نے یہ اسٹیڈیم تعمیر کیا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کچکول بھائی کو کہ انشاءاللہ اس فنڈ میں سب سے پہلا تُجگور ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ۔

جناب اسپیکر۔ ok کچکول صاحب۔ next Question محترمہ ثمینہ سعید صاحبہ اپنا سوال نمبر 927 دریافت کریں۔ نہیں آئی ہے۔

☆927 محترمہ ثمینہ سعید۔ (ایوان میں موجود نہیں تھی)

کیا وزیر کھیل وثقافت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سٹیلائٹ ٹاؤن میں کچروں کا ڈھیر لگنے کی وجہ سے کھیل کے میدان کی حالت انتہائی خراب ہو چکی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کھیل کے میدان کی بہتری کے لئے فوری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز صوبہ میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تفصیل دی جائے؟۔

وزیر کھیل وثقافت۔

مذکورہ کھیل کے میدان کیو ڈی اے کی ملکیت ہیں اس کھیل کے میدان کی دیکھ بھال کیو ڈی اے اور سٹی ڈسٹرکٹ کی ذمہ داری ہے محکمہ کھیل کے حوالے نہ ہونے کے باعث گراؤنڈ کی دیکھ بھال محکمہ کھیل کی ذمہ داری نہیں تاہم محکمہ کھیل نے مذکورہ گراؤنڈ پر فٹبال اسٹیڈیم، جمنیزیم اور ہاکی گراؤنڈ کے لئے سکیم صوبائی اور مرکزی حکومت کو پیش کی ہیں۔ جن کی منظوری اور تعمیر کی صورت میں علاقے کے باشندوں کو کھیل اور صحت مند سرگرمیوں کے وسیع مواقع میسر ہونگے۔ علاوہ ازیں محکمہ کھیل صوبے میں کھیلوں کے فروغ کے لئے جو اقدامات کررہی ہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(1) صوبے میں پہلی مرتبہ وفاقی حکومت کے بجٹ سے سال 2004-05 میں ٹارٹن ٹریک تعمیر ہوا، اس پراجیکٹ پر 24.792 ملین خرچہ آیا۔

(2) رواں مالی سال میں ایوب اسٹیڈیم میں وفاقی حکومت کے بجٹ سے ایک انٹرنیشنل سوئمنگ پول کی تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ جو آئندہ سال تک پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

وفاقی حکومت کی طرف سے رواں مالی سال کے لئے زیر تکمیل منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(3) یوتھ سینٹر کی تعمیر۔ تخمینہ لاگت۔ 16.450 ملین

(4) تعمیر اسٹیڈیم برائے ضلع خاران۔ تخمینہ لاگت۔ 05.00 ملین

(5) تعمیر اسٹیڈیم برائے ضلع پشین۔ تخمینہ لاگت۔ 05.00 ملین

وفاقی حکومت کے دیگر منظور شدہ منصوبوں کی رقومات ملنے پر آئندہ سال کام شروع کیا جائے گا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(6) تعمیر اسٹیڈیم برائے ضلع پنجگور۔ تخمینہ لاگت۔ 05.00 ملین

(7) تعمیر جمنازیم برائے ضلع خضدار۔ تخمینہ لاگت۔ 10.734 ملین

(8) تعمیر جمنازیم جائنٹ روڈ کوئٹہ۔ تخمینہ لاگت۔ 04.400 ملین

(9) تعمیر اسٹیڈیم سبی۔ تخمینہ لاگت۔ 04.400 ملین

(10) تعمیر جھل مگسی کرکٹ اسٹیڈیم تخمینہ لاگت۔ 10.160 ملین

(11) تعمیر اسپورٹس ہاسٹل تربت۔ تخمینہ لاگت۔ 04.877 ملین

رواں مالی سال کے لئے صوبائی حکومت کی طرف سے صوبے میں کھیلوں کے فروغ کے لئے جن منصوبوں کے لئے رقوم مختص کی گئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(1) تعمیر اسپورٹس کمپلیکس برائے ضلع آواران۔ تخمینہ لاگت۔ 05-00 ملین

(2) تعمیر مین پولین اور جنرل اسٹینڈ برائے کلی حبیب زئی فٹبال گراونڈ ضلع قلعہ عبداللہ۔ تخمینہ لاگت۔ 05-00 ملین

(3) تعمیر وتوسیع تاجی خان اسپورٹس کمپلیکس کوئٹہ۔ تخمینہ لاگت۔ 02-500 ملین

(4) تعمیر فٹبال اسٹیڈیم ہرنائی۔ تخمینہ لاگت۔ 02-00 ملین

(5) تعمیر مین پولین اور گراسی گراونڈ برائے زیارت فٹبال اسٹیڈیم۔ تخمینہ لاگت۔ 01-00 ملین

(6) تعمیر بوٹ ہاؤس ہنہ جھیل کوئٹہ۔ تخمینہ لاگت۔ 03-533 ملین

(7) فینسنگ آف ایوب اسٹیڈیم کوئٹہ۔ تخمینہ لاگت۔ 03-00 ملین

(8) ریلوے ہاکی گراونڈ میں خواتین کے لئے جمنازیم اور واکینگ ٹریک کی تعمیر۔ تخمینہ لاگت۔ 10-450 ملین

جان محمد بلیدی۔ sir اس سلسلے میں میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب اسپیکر۔ کس میں۔

جان محمد بلیدی۔ سوال نمبر 927۔

جناب اسپیکر۔ ایک مرتبہ وہ سوال نمبر تو دریافت کریں۔

جان محمد بلیدی۔ وہ نہیں ہے۔ تو وہ جواب دیں گے کہ پڑھا ہوا تصور کیا جائے اسکے بعد ضمنی سوال ہے۔

جناب اسپیکر۔ Question no. 927 کو نمٹائی جاتی ہے۔ جناب کچکول علی صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

جان محمد بلیدی۔ منسٹر صاحب sir بیٹھے ہوئے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ (قائد حزب اختلاف) پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر۔ supplementary نہیں بنتی ہے۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر

جناب اسپیکر۔ جی۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر دیکھ لیں اس اسمبلی کی روایت ہے کہ بہت دفعہ سوال کنندہ نہیں پہنچ سکتا ہے کسی وجہ سے تو on his behalf ایک اور ممبر پھر specially صوبائی اسمبلی کا ممبر سوال لے لیتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ ایسی جمالی صاحب آپ کی بات صحیح ہے پہلے ہم نے یہ کرتے تھےلیکن اب اُس نے یہ بھی نہیں کیا ہوا ہے جب خود سوال کرتا ہے تو پھر نہیں آتا بطور سزا ہم نے یہی کیا ہے کہ اُس کے سوال کو ہی drop کیا ہے۔ جب آپ سوال کرتے ہو پھر آتے ہی نہیں ہو۔

میر جان محمد جمالی۔ آج تو وزراء کو سزا ملنی چاہیے جواب ہی نہیں آئے اُن کے۔ ابھی تو اگلے وزیر کا تو white-wash ہے۔ مولا نا واسع کا بھی white-wash کیا ہوا ہے اگلے وزیر کو بھی۔ تو آج ممبر اُس کو کیوں موقع دیتے ہیں

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات)۔ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات)۔ یہ مسئلہ میرے حلقہ انتخاب سے متعلق ہے اگر آپ میری گزارش سنیں اس سلسلے میں۔

جناب اسپیکر۔ جی۔ کونسا؟

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) سیٹلائٹ ٹاؤن سے متعلق ہے یہ سوال جس پر بات ہو رہی ہے

جناب اسپیکر۔ پھر موخر کر دیتے ہیں۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) یہ ایک اہم سوال ہے اس کو اس طرح آپ درگزر سے کام نہ لیں اس کو نہ چھوڑیں۔ سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ کا ایک اہم حصہ ہے اور فی الحال وہ ویرانی کا شکار ہے۔ بطور خاص وہاں کے جو کھیل کے میدان ہیں وہ چرسیوں کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ تو پھر اسکو موخر کرتے ہیں اگلے اجلاس کے لئے جب وہ آئیں گے خود۔

جان محمد بلیدی۔ جناب اسپیکر صاحب اگر یہ جواب دیں گے تو اچھی بات ہے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں اب ----

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات)۔ یہ رہ جائے گا جناب۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل وثقافت)۔ میرے خیال میں اگر سوال کریں تو میں جواب دے دوں گا ایسی کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ok۔Question.no.927۔ اجازت دے دیں کہ وہ supplementary کریں۔ جواب تو پڑھا ہوا تصور کیا جائے گا۔ جواب تو پڑھا ہے آپ نے۔

جان محمد بلیدی۔ میں نے پڑھا ہے sir۔

جناب اسپیکر۔ok سوال نمبر 927 پر اجازت ہے اگر کوئی معزز رکن ضمنی سوال کرنا چاہے۔ جواب اسکا پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جان محمد بلیدی۔ جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح وضاحت کی گئی ہے سوال کے حوالے سے اسمیں یہ ہے کہ کوئٹہ اور آواران کے علاوہ بلوچستان کے دیگر جتنے بھی اضلاع ہیں ان تمام کو نظر انداز کر دیا گیا ہے صرف کوئٹہ اور آواران دو ضلع ہیں جن کے لئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں محکمہ کی جانب سے کیا موصوف صرف کوئٹہ کا منسٹر ہے جبکہ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ محکمے میں کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے اور اس میں جو بلوچ علاقے ہیں تمام بلوچ علاقے یکسر اس منصوبے سے نظر انداز کئے گئے ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی چنگیزی صاحب۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل وثقافت)۔ میرے خیال میں جان محمد بلیدی کو معلوم نہیں ہے پسنی میں ہمارا کام شروع ہے ''پنجگور کا اس لیے نہیں کیا گیا چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا تھا اور اس کے پیسے نہیں ملے تھے آواران چونکہ ہمارا اپنا بلوچستان کا تھا اسلیے شروع کیے ہیں اس کے علاوہ اگر آپ اس کو پڑھ لیں خضدار میں تقریباً دس ملین کا کیا ہوا اور انشاء اللہ یہ شروع ہوگا اسکے علاوہ جھل مگسی میں ہے بہرحال میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ سپورٹس کے کھاتے میں میں نے تو ہمیشہ یہ کہا کہ اسپورٹس میں قومیت کو چھوڑ دو نہ اسمیں مذہب ہے نہ اس میں قومیت ہے نہ اس میں زبان ہے اور نہ ہی اس میں فرق۔۔۔۔۔۔

جان محمد بلیدی۔ پسنی کا آپ ہمیں بتادیں اس جواب میں کہاں ذکر ہے۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل وثقافت)۔ اس میں نہیں لکھا گیا ہے پسنی کا۔۔۔۔

جان محمد بلیدی۔ جب آپ نے اس میں نہیں لکھا ہے تو مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ اس پر کام شروع ہے۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل وثقافت)۔ آپ کو بتاتا ہوں۔

جان محمد بلیدی۔ آپ مجھے کیسے بتائیں گے۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل وثقافت)۔ اگر آپ میرے ساتھ چلے میں آپ کو کام بھی دیکھا دوں گا کہ وہاں کام شروع ہے۔

جان محمد بلیدی۔ جناب یہ جواب بھی سامنے ہے اس میں کہیں ایسا ذکر نہیں ہے کہ پسنی میں یا کسی بلوچ علاقے میں کام شروع ہے سارے کے سارے التواء میں رکھے گئے ہیں صرف یہ ذکر ہے کہ مرکز کی طرف سے فنڈ ملے گا تب شروع کیا جائے گا ایسا کیوں؟ جبکہ کوئٹہ میں آپ دیکھے کتنے کام ہورہے ہیں۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل وثقافت)۔ جناب میں آپ کو یقین دلاتا ہوں آپ پتہ کریں اس میں پر نٹ نہیں ہوا ہوگا مگر میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ پسنی میں کام شروع ہے آپ بیشک اسکا پتہ کرلے اگر کام شروع نہیں تھا تو اس کا ذمہ دار میں ہوں۔

جناب اسپیکر۔ شرودی صاحب آپ نے کہا تھا کہ میرا بھی اس پر ضمنی ہے۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات)۔ جناب میں یہ گزارش کررہا تھا کہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں کسی زمانے میں کوئٹہ کا سب سے خوبصورت ترین علاقہ ہوا کرتا تھا آج کل یہ پتھروں کا ڈھیر بنا ہوا ہے اور بطور خاص

جو کھیل کا میدان ہے وہ انتہائی ویرانی کا شکار ہے۔ وزیر صاحب اس سلسلے میں کیا اقدامات کرتے ہیں تاکہ کوئٹہ کا یہ خوبصورت ترین علاقہ اپنی سابقہ خوبصورتی کو دوبارہ حاصل کر سکے۔

جناب اسپیکر۔ یہ تو ضمنی سوال نہیں ہوا۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل و ثقافت)۔ جناب اسپیکر اس گراؤنڈ کے بارے میں میں بتا دوں کہ یہ گراؤنڈ محکمہ کیوڈی اے کا ہے محکمہ ہذا خود کہہ رہے تھے کہ پہلے انہوں نے اس کے لیے کچھ رقم مختص کئے تھے کہ اس کو بنانے کے لیے میرے خیال میں کیوڈی اے میں ہیرا پھیری ہوا مجھے علم نہیں وہ نہ بن سکا اس کے لیے بھی ہم نے پی ایس ڈی پی میں پیسے رکھے ہیں انشاء اللہ امید ہے کہ اگر پیسے مل جائیں تو اس پر ہم کام کروائیں گے دو اسٹیڈیم ہیں ایک فٹ بال کا اور دوسرا کرکٹ کا دونوں کو بنائیں گے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر سیٹلائٹ ٹاؤن میں جو فٹ بال گراؤنڈ ہے اس میں محکمہ کیوڈی اے والے لگے ہوئے تھے اس کے آس پاس دوکانیں الاٹ کروا رہے تھے اب تو کوئٹہ شہر میں ایک عجیب مسئلہ بن گیا ہے بس اسٹینڈ، لیٹرین وغیرہ دوکانوں کے لیے الاٹ کیئے جا رہے ہیں میں خود سیٹلائٹ ٹاؤن میں رہتا ہوں کچکول صاحب زیارتوال صاحب بھی وہی رہتے ہیں۔ اگر وہاں گراؤنڈ کے آس پاس آپ دوکانیں الاٹ کروائیں گے تو اس میں تقریباً چھ یا سات سو کے قریب دوکانیں آئیں گے تو کھیلنے والا جو عنصر ہے وہ تو ختم ہو جائے گا۔ اس میں اور چیزیں شروع ہو جائیں گے جیسا کہ شرودی صاحب نے فرمایا تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ وزیر موصوف صاحب ایسے احکامات کرلیں کہ یہ صرف گراؤنڈ اور پارک ہی رہیگا اور کمرشل کوئی چیز اس میں نہیں رہے گی۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب جو سوال ہے 927 اگر آپ اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں گے مذکورہ کھیل کے میدان کیوڈی اے کی ملکیت ہے اس کھیل کے میدان کی دیکھ بھال کیوڈی اے اور سٹی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے محکمہ کھیل کے حوالے نہ ہونے کے باعث گراؤنڈ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری نہیں تاہم محکمہ کھیل نے مذکورہ گراؤنڈ پر فٹبال اسٹیڈیم جمنازیم اور ہاکی گراؤنڈ کے لئے اسکیم صوبائی اور مرکزی حکومت کو پیش کی ہیں جن کی منظوری اور تعمیر کی صورت میں علاقے کے باشندوں کو کھیل اور

صحت سرگرمیوں کے وسیع مواقع میسر ہونگے۔ علاوہ ازیں محکمہ کھیل صوبے میں کھیلوں کے فروغ کیلئے جو اقدمات کرر ہے ہیں اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔ جناب میرا سوال یہ ہے کہ جب گراؤنڈ ان کا نہیں ہے اور یہ کیو ڈی اے کا ہے اور ساتھ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی تو انہوں نے اس پر تجویز کیسے دی جب وہاں سے فنڈ ز منظور کرائیں گے اور جس محکمے کی ملکیت ہے وہ اس پر کام کرنے نہیں دے۔ کوارڈینیشن کی بات ہوئی ہے ہمارے صوبے میں محکموں کے درمیان یہ کوارڈینیشن نام کا کوئی چیز ہوا ہی نہیں کرتا تو جناب پہلی بات یہ ہے کہ یہ کیسی ہے اور اس کے علاوہ منسٹر موصوف صاحب نوٹ فرماتے جائیں گے دوسری بات جو وہاں پارک ہے اس پہ ایک معنی میں جو جنگلا لگا ہوا ہے اور وہاں ایک چوکیدار رہتا ہے۔ اور وہ چوکیدار اسکا گھر جتنے فٹ پر تھا اس سے چار گناہ مزید بڑھ گیا ہے اور اس کے بیچ میں دکانیں بن رہی ہے پارک اندر ہے تو اس کی بھی نوٹس آپ کی توسط سے اسمبلی اس کو لکھے کون الاٹ کر رہا ہے۔ گیٹ کھولنے اور بند کرنے کیلیے رہائش کیلئے چھوٹی سی مکان بنا کر دی گئی تھی اب اسکا رقبہ بڑھتا جا رہا ہے اور معلوم نہیں کہاں تک پہنچے گا۔ اور اسکے ساتھ ساتھ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ صوبے میں پہلی مرتبہ وفاقی حکومت کے بجٹ سے سال 2004-05ء میں تارٹن ٹریک تعمیر ہوا اس پراجیکٹ پر 24,792 ملین خرچہ آیا ہے۔ جناب یہ کہاں ہے اور اس کے علاوہ جناب اسپیکر انہوں صفحہ نمبر ۳ پر لکھا ہے حبیب زئی قبال گراونڈ ضلع قلعہ عبداللہ پھر آگے کچھ نہیں لکھا ہے۔ کہ اسکا کل تخمینہ کتنا ہے کہاں تک کام ہوا۔ پھر جناب اگر آپ دیکھیں گے سریل نمبر پانچ کے بعد لکھا ہوا ہے قبال اسٹیڈیم یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ یہ کہاں کا اسٹیڈیم ہے پھر آپ دیکھے صفحہ نمبر ۵ ریلوے ہاکی گراونڈ میں خواتین کیلیے جمنازیم اور واکنگ ٹریک کی تعمیر ۔ کہاں اور کتنے رقم سے یہ اس کا حصہ ہے یا علحیدہ ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> ok شاہ زمان آپ سب کے پوائنٹ نوٹ کریں پھر اکٹھے جواب دے دیں شاہ زمان رند آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

<u>شاہ زمان رند۔</u> شکریہ جناب اسپیکر صاحب وزیر موصوف سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ہجو صوبے کے تمام اضلاع میں جو لسٹ مہیا کی گئی دو چار چھ جگہ اس کے علاوہ جناب اسپیکر صاحب ۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۴ء ۲۰۰۴ء، ۲۰۰۵ء، جو پی ایس ڈی پی میں جتنے بھی ہمارے اس سیکٹر کے جو کام تھے میں سمجھتا ہوں اس میں

جو تین سالوں سے متواتر جو پی ایس ڈی پی کے کتابچے میں جو چھاپتے ہیں کہ اس ضلع میں یہ فلاں جگہ اس ضلع کے فلاں تحصیل میں پچاس لاکھ ساٹھ لاکھ میں لاکھ ایک کروڑ کا ایک اسٹیڈیم دیتے ہیں یا گروانڈ بناتے ہیں لیکن افسوس سے مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج تک کسی بھی ڈسٹرکٹ میں ان پر نہ کام ہوا آیا۔۔۔

جناب اسپیکر۔ Supplementary آپ تقریر کریں۔

شاہ زمان رند۔ جناب موصوف منسٹر صاحب یہ بتانا چاہیں گے کہ پی اینڈ ڈی والے انہیں نظرانداز کر رہے ہیں یا ان کا محکمہ خود غافل ہے اس چیز سے۔

جناب اسپیکر۔ OK جی آپ کا ہو گیا ایک منٹ جی پوائنٹ آف آرڈر پر ہے جی شفیق صاحب۔

شفیق احمد خان۔ جناب والا بات یہ ہے کہ جیسا مالی باغ کی پراپرٹی صادق شہید کی پراپرٹی کو قبضہ کر کے مٹن مارکیٹ بنادی گئی کمپلکس بنادیا گیا یہ تمام ہمارا اسٹیڈیم تھا گراونڈ تھا اسی طریقے سے نوروز خان اسٹیڈیم کے اوپر ایک ٹیڈی پائی خرچ نہیں ہوئے گلستان ٹاون میں میرا گراونڈ ہے وہاں آج تک ایک پیسہ یوٹلائز نہیں ہوا یعنی بہت بڑی زمین گورنمنٹ نے دی ہے تو یہ بھی اس میں شامل ہونا چاہیے اور کسی نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی اور وہ پراپرٹی لوگ الاٹ کر کے بیچ رہے ہیں اب مٹن مارکیٹ کا کیا کام ہے کہ وہاں پر مٹن مارکیٹ بنائی ہے مالی باغ میں یہ ہمارا گراونڈ تھا۔

جناب اسپیکر۔ OK، رحیم صاحب آپ کا ہو گیا ہے یا نہیں جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یہ صفحہ نمبر ۲ پر وزیر موصوف صاحبکو میں نوٹ کروانا چاہتا ہوں صفحہ نمبر ۲ پر نمبر ۳ پر انہوں نے لکھا ہے یوتھ سینٹر کی تعمیر ایک دو تین پر جواب دیکھیں یوتھ سینٹر کی تعمیر یہ کہاں پر ہے جناب۔

جناب اسپیکر۔ OK، جی چنگیزی صاحب۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل و ثقافت)۔ سب سے پہلے تو میرے خیال میں زیارتوال صاحب کا حساب کتاب چھڑوادوں یوتھ سینٹر کی تعمیر جو تقریبا کوئی تین چار پانچ سال سے شروع ہے یہ ایوب اسٹیڈیم کے اندر ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کا پیسہ ہے اس پر فیڈرل گورنمنٹ کا اور صوبائی حکومت کا تھوڑا سا کلیش Clash تھا کوئی میرے خیال میں اس کے کمیشن کے بارے میں کہ ٹھیکیدار کو کتنا آپ نے ریڈیرڈ دینا

ہے اس کے اوپر ان کا جھگڑا تھا یہ کام شروع ہوا تھا تقریباً کوئی پانچ سال پہلے ہمارے آنے سے بہت پہلے اس کا ہم نے کیس ٹیک اپ کیا اب دوبارہ یہ ال موسٹ کیس ہوا ہے پیسے ریلیز ہوئے تو اس بارہ لاکھ روپے میں یہ انشاءاللہ کمپلیٹ ہو جائیگی یہ تقریباً کمپلیٹ ہوا ہے اس کا بارہ لاکھ یا چودہ لاکھ روپے کا کام رہ گیا ہے یہ ایوب اسٹیڈیم میں ہے ایوب اسٹیڈیم میں ایک یوتھ کمپلکس پہلے بنا ہوا ہے جو فیڈرل گورنمنٹ کا ہے اس کے پیچھے ہمارا یوتھ کمپلیکس بنا رہا ہے یہ دو ہاسٹل بن رہے ہیں یہ تو ہو گیا اس کا دوسرا آپ نے بتایا دکانوں کا پتہ نہیں کہاں دکانیں بن رہی ہیں اور کہاں وہ چوکیدار کا مکان بڑا ہو رہا ہے یہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ کدھر ہو رہا ہے سٹلائیٹ ٹاؤن میں، میں نے آپ کو بتا دیا کہ اس گراونڈ میں اس پارک میں ہمارا کوئی مطلب حصہ نہیں ہے نہ اس میں کوئی کام ہم کر رہے ہیں سٹلائیٹ ٹاون کے لئے پیسے میں نے گورنمنٹ آف بلوچستان سے مانگا ہے اگر ہمیں یہ مل گیا تو ہم انشاءاللہ بنا دینگے یہ ہم ان لوگوں کے ساتھ جو اس علاقے کے مکین ہیں اور جو وہاں کا ناظم ہے ان سے ہم نے بات کی ہے اگر پیسے ملے کچھ پیسے میرے خیال میں کیوڈی اے نے خود کیا تھا پھر پتہ نہیں معلوم نہیں کہ کس وجہ سے انہوں نے روک دیا اس کو اس وجہ سے وہ کام روک گیا اب جو ہے اگر ہمیں پیسے بلوچستان گورنمنٹ نے دیا تو ہم بالکل اس کو بنا ئینگے ہاکی گراونڈ بھی بنا ئینگے اور ساتھ فٹ بال گراونڈ بنا ئینگے ساتھ کرکٹ گراونڈ، شاہ زمان رند صاحب کا ہم یہ تین سال یا چار سال متواتر بولان کے لئے ہم نے کوشش کیا کہ وہاں پر کوئی اسٹیڈیم بنے وہاں پر میرے خیال میں سردار رند صاحب کوئی پیسوں کا بندوبست کیا ہوا کوئی میرے خیال میں چار، پانچ کروڑ روپے جو ڈھاڈر میں کوئی ایک اسٹیڈیم بنانے کے لئے انہوں نے فیڈرل گورنمنٹ سے خود اپنے طور پر کیا ہے اس کا ہمیں علم نہیں ہے مجھے سردار یار محمد رند صاحب نے بتایا تھا کہ ہم پیسے بندوبست کر کے آپ کو دینگے آپ نے ہمارے لئے اسٹیڈیم بنانا ہے ڈھاڈر میں بولان کے لئے اس دفعہ پھر ہم نے پی ایس ڈی پی میں ڈالا ہے اب معلوم نہیں ہے پی ایس ڈی پی میں کہ ہمیں کچھ پیسے ملیں گے یا نہیں ملیں گے اگر مل گیا تو مجھ میں بھی بنا ئینگے اگر نہیں ملا تو اللہ مالک ہے۔

<u>شاہ زمان رند</u>۔ پی اینڈ ڈی کے جو کتابچے میں چھپتا ہے وہ مل بھی جائے۔

<u>محمد یونس چنگیزی</u> (وزیر کھیل و ثقافت)۔ ویسے میں آپ کو ایک بات بتا دوں ہوتا یہ ہے کہ جہاں پر جس

چلنے کے لیے ہم کوئی اسکیم دیتے ہیں اگر آپ لوگوں کو یقین ہو اس دفعہ میں ڈیڑھ سو اسکیم جو ہے فیڈرل گورنمنٹ کو دیا ہے تمام ڈسٹرکٹوں سے ایک ڈسٹرکٹ میں نے چھوڑا نہیں ہے ڈیڑھ سو اسکیم میں فیڈرل گورنمنٹ کو دیا ہے ساڑھے تین سو اسکیم بلوچستان گورنمنٹ کو دیے ہیں پانچ سو اسکیم اگر اس پانچ سو اسکیموں میں سے اگر سو اسکیم بھی ہو جائے تو میرے خیال میں ہر ڈسٹرکٹ میں ایک دو، ایک دو چیزیں بن سکتی ہیں اب یہ معلوم نہیں ہے کہ دو، تین، چار سال شاید لگ جائینگے، باقی رہا گلستان ٹاؤن کا اپنا تعلق کا گلستان ٹاؤن اور مٹن مارکیٹ گلستان ٹاؤن میں فٹ بال گراؤنڈ بن رہا ہے اس میں کچھ پیسے کم تھے اس معیار کا نہیں بن رہا تھا کل ان کی میٹنگ تھی میرے خیال میں پی ڈبلیو ڈی کا اگر وہ ہو گیا ہو تو انشاء اللہ گلستان ٹاؤن کا کام شروع ہوا تھا میں نے خود روک لیا اس وجہ سے کہ اس کے پیسے کم تھے اور اس معیار کا نہیں بن رہا تھا ان کو Request کیا کہ پیسے تھوڑا سا زیادہ کریں تاکہ اس کو ہم صحیح بنالیں رہا مالی باغ کا مالی باغ کا وہ ہم یہاں پر ہاؤس کی وساطت سے بھی Request کرتے ہیں کہ وہاں پر مالی باغ میں جو مٹن مارکیٹ بنایا اگر اس میں سے ہمیں کوئی زمین دیدیں تو یہ اسٹیڈیم میرے خیال انتہائی اچھا بنے گا اور میرے خیال انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کا بن جائیگا۔

شفیق احمد خان۔ صادق شہید پارک کی پراپرٹی ہے وہ فٹ بال گراؤنڈ کے لیے تھی اس کو Misuse کیا جا رہا ہے اس میں کچھرے کے ٹپ بنائے جا رہے ہیں اور مٹن مارکیٹ وہاں شفٹ کی جا رہی ہے یہ تمام چیزیں اس میں ہیں سر۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل وثقافت)۔ باقی اپنا زیارتوال کا انہوں نے بتایا تھا کہ کلی حبیب زئی میں فٹ بال گراؤنڈ ضلع قلعہ عبداللہ میں یہ فٹ بال گراؤنڈ جو ہے میں خود گیا تھا ایک فٹ بال میچ دیکھنے کے لیے یہ ایک اسکول میں بن رہا ہے مجید اچکزئی کو بھی پتہ ہے اس کا ابھی تقریباً پچاس لاکھ روپے کا کام شروع ہے میرے خیال میں اب زیارتوال صاحب اگر کہہ دیں تو میں آپ کو لے جاؤنگا دیکھانے کے لیے بھی بڑا اچھا بن رہا ہے باقی ریلوے ہاکی گراؤنڈ میں کوئی دس ملین ہم مانگے تھے اس میں ایک واکنگ ٹریک بن رہا ہے ابھی واکنگ ٹریک شروع ہے وہ اس کے پیچھے ایک جگہ انہوں نے ہمیں دیا ہے کہ اس کو اگر آپ جمنازیم لیڈیز کے لیے خاص کر کیونکہ ہمارے لیڈیز کے لیے کوئی ایسا خاص وہ نہیں تھا تو اس کے لیے ہم